20805 ـ مشکوک ہوٹلوں کا گوشت کھانا

سوال

مجھے علم ہے کہ مجھ سے پہلے بھی یہ سوال کیا جا چکا ہے، لیکن اس کے متعلق میں ابھی تک حیرانی ہے کہ: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں تو کیا ہوٹلوں میں وہ گوشت کھانا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ان ہوٹلوں میں جانور ذبح کرنے کے ذمہ دار مسلمان یا اہل کتاب (اور وہ یہودی اور عیسائی ہیں) ہوں یا پھر ہوٹل والے خود مسلمان یا اہل کتاب سے تعلق رکھتے ہوں اور ذبح بھی خود کرتے ہوں تو یہ گوشت کھانا جائز ہے چاہے ہم اس بات سے جاہل ہی ہوں کہ آیا انہوں نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، اس لیے کہ اصل میں ان کا ذبح کردہ گوشت حلال ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل روایت ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تک وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2057).

اور اگر مسلمان اور اہل کتاب کے علاوہ کوئی اور شخص مثلا ملحد یا ہندو ذبح کرتا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہے.

اور یہ چیز آپ کو علم میں رکھنی چاہیے کہ مسلمان اور اہل کتاب کا ذبح کردہ بھی اس وقت حلال ہے جب وہ شرعی طریقہ سے ذبح کرے یا ہمیں علم نہ ہو کہ کس طرح ذبح کیا گیا ہے (لیکن جس کے متعلق ہمیں علم ہو جائے کہ وہ

غير شرعی طريقہ كے مطابق ذبح كيا گيا ہے مثلا گلا گھونٹ كر، يا بےہوش كر كےتو يہ مردار ہے اور اس كا كھانا حرام ہے چاہے اسے ذبح كرنے والا مسلمان ہو يا كافر، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تم پر حرام كيا گيا ہے مردار اور خون اور خنزير كا گوشت اور جس پر اللہ كے سوا دوسرے كا نام پكارا گيا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو كسى ضرب سے مر گيا ہو، اور اونچى جگہ سے گر كر مرا ہو اور جو كسى كے سينگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ كھايا ہو، ليكن اسے تم ذبح كر ڈالو تو حرام نہيں المآئدة (3).

الشيخ ابن باز رحمہ اللہ

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ (3 / 414).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

يہ ذبح كردہ جانور تين حالات سے خالى نہيں:

پہلى حالت:

ہميں علم ہو كہ اسے صحيح طريقہ سے ذبح كيا گيا ہے تو يہ ذبيحہ حلال ہے.

دوسرى حالت:

ہميں علم ہو كہ يہ غير صحيح طريقہ سے ذبح كيا گيا ہے، تو يہ ذبيحہ حرام ہے.

تيسرى حالت:

ہميں اس ميں شك ہو، اور علم نہ ہو كہ آيا اسے صحيح طريقہ سے ذبح كيا گيا ہے يا نہيں.

تو اس حالت ميں حكم يہ ہے كہ: يہ ذبيحہ حلال ہے اور ہم پر يہ ضرورى نہيں كہ ہم اس كے متعلق سوال كرتے پھريں يا اس كى جستجو كريں كہ كيسے ذبح كيا گيا ہے، اور آيا اس پر بسم اللہ پڑھى گئى ہے يا نہيں، بلكہ سنت نبويہ كا ظاہر اس پر دلالت كرتا ہے كہ افضل يہى ہےكہ اس كے متعلق سوال نہ كيا جائے، اور اس كى جستجو نہ كى جائے، اسى ليے جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا:

ہم نہيں جانتے كہ آيا انہوں نے بسم اللہ پڑھى ہے يا نہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ نہيں فرمايا كہ تم ان سے سوال كرو، آيا انہوں نے بسم اللہ پڑھى ہے يا نہيں،

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم خود بسم اللہ پڑھو اور کھا لو "

اور یہ بسم اللہ جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے یہ ذبح کے لیے نہیں، کیونکہ ذبح تو ہو چکا ہے اور اس سے فراغت بھی پہلے سے ہو چکی ہے، لیکن یہ بسم اللہ کھانے سے پہلے پڑھی جانےوالی ہے، کیونکہ کھانے والے کے لیے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے.

بلکہ راجح قول یہ ہے کہ: کھانے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنی واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ اگر انسان بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان اس کے کھانے اور پینے میں شامل ہو جاتا ہے.

اور جب انسان ورع اور تقوی کرتے ہوئے اس طرح کے گوشت کو کھانا ترک کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کھا بھی لے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں " اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 415).

واللہ اعلم .